غذر ڈسٹرکٹ LSO نیٹ ورک

تبدیلی کا راستہ

نوٹ فاردی ریکارڈ

شندانہ خان رورل سپورٹ نٹ ورک پروگرامز نیٹ ورک

جون16، 2010ء

دیامیر (چلاس) سے NGO نیٹ ورک کے بیس لوگوں کا ایک گروپ غذر کے ایک گاؤں میں لڑکیوں کے ایک ہائی سکول کے دورے پر تھا۔ان میں سے ایک نے پوچھا" کیا یہ سکول مسلمانوں کے لئے بھی ہے؟"ایک طالبہ کھڑی ہوکر بولی، اس سوال سے آپ کا کیا مطلب ہے؟ میں ایک سُنی ہوں اور ہم سب یہاں مل کر پڑھتے ہیں۔اُس لڑکی نے سوال کرنے والے کو موقع پر پکڑ لیا اور وہ جواب میں بولا میرا مطلب تھا کہ کیا یہ سکول اسلام کے تمام فرقوں کے لئے ہے؟" نوجوان طالبہ بولی "جی ہاں ایسا ہی ہے کیونکہ میں بھی یہاں پڑھتی ہوں۔ مجھے پہلی بار بتایا گیا ہے کہ میرا کس فرقے سے تعلق ہے۔آج تک نہ میں نے کبھی اس فرق کو محسوس کیا نہ مجھ سے کبھی یہ سوال کیا گیا۔"

کیا یہ وہی چیز نہیں ہے جس کی ہمیں آج پاکستان میں ضرورت ہے مگر جہاں تک رسائی بہت ہی مشکل ہے، کیونکہ ہم ایک دوسرے کو مات دینا چاہتے ہیں اور اپنے آپ کو نا قابلِ یقین حد تک سچائی پر سمجھتے ہوئے ہماری مذہبی اجارہ داری کا عمل جاری رہتا ہے۔ اگرچہ اس بابت اکثر اوقات ہمارا علم بہت محدود ہوتا ہے۔مگر ان وادیوں میں ہم یہ تبدیلی دیکھ سکتے ہیں۔ہم امید کرتے ہیں کہ یہ تبدیلی مستقل ہوگی اور ملک میں وافر مقدار میں موجود عدم برداشت کی بھینٹ نہیں چڑھے گی۔

غذر LSO نیٹ ورک نے چلاس کے گروپ ممبران کے سامنے حیرت انگیز انکشافات کئے اور خاص طور پر لڑکیوں کی تعلیم اور خواتین کے منصوبہ جات کو تفصیل سے روشناس کروایا۔ ہوسکتا ہے اس دورے سے ایک نئے تعلق کی ابتداء ہو جو چلاس جیسے قدامت پسند علاقے میں تبدیلی کا نقطہ آغاز بن جائے۔

غذر LSO نیٹ ورک دراصل آٹھ LSOs کا اتحاد ہے۔تین مزید LSOs اس نیٹ ورک کا حصہ بننے والی ہیں جن میں ایک خواتین کی LSO بھی ہے جو غذر کی سِنگل اور بُر یونین کونسلات پر مشتمل ہے۔ LSO نیٹ ورک (LSON) 2009 میں معرضِ وجود میں آیا اور ابھی تک اس کی رجسٹریشن ہونا باقی ہے۔ضلع غذر میں LSO کا قیام 2004 میں ہی شروع ہوگیا تھا۔LSON میں کل یونین کونسلات کی تعداد پندرہ ہے۔چار یونین کونسلات میں LSO نہیں ہے کیونکہ وہاں VOs اور WOs عام طور پر غیر فعال ہیں۔اور اس چیز کی ضرورت ہے کہ LSON انہیں از سرِ نو فعال کرے۔LSON علاقہ میں گھرانوں کی تعداد 17059 اور آبادی 153278 نفوس پر مشتمل ہے۔ میٹنگ میں موجود نمائندوں کا تعلق جن LSOs سے تھا ان میں ہاتون، گاہکوچ، سنگل، طاؤس یٰسین، کرمبر اشکومن، چٹورکھن اشکومن، گوپس اور ٹیرو شامل ہیں۔ میٹنگ میں AKRSP گلگت کا ریجنل پروگرام منیجر مظفر الدین، ایریا منیجر اور انسٹیٹیوشنل ڈویلپمنٹ آفیسر اور سنگل میں خواتین LSO کی سرپرست بھی موجود تھے۔

چلاس NGO نیٹ ورک کا دورہ غذر ضلع LSO نیٹ ورک نے RSPN اور AKRSP کی مدد سے ترتیب دیا تھا۔ان قارئین کی معلومات کے لئے جو اس علاقہ سے آشنا نہیں ہیں عرض ہے کہ غذر دیامر کی طرح گلگت بلتستان کا ایک ضلع ہے۔تاہم دیامر ضلع اتنا ترقی یافتہ نہیں ہے، بلکہ درحقیقت ایسا لگتا ہے کہ یہ ابھی تک پچھلی صدی میں ہے۔دیامر میں مخالفانہ جذبات کی وجہ سے AKRSP نے وہاں پر کبھی کام نہیں کیا۔اب حالات تبدیل ہو رہے ہیں۔لوگوں میں زیادہ رضامندی نظر آتی ہے۔ تعلیم نسبتاً پہلے سے بہتر ہے اور مردوں کا باہر کی دنیا سے رابطہ بہتر ہوا ہے۔تاہم لوگوں کا آپس میں تبادلہ دیرپا تبدیلی کے لئے سب سے موثر اور بامعنی ثابت ہوگا۔

غذر LSO نیٹ ورک نے تفصیل سے بتایا کہ انہوں نے کس طرح چلاس NGO نٹ ورک کو خاص طور پر خواتین کے پروگرام سے متعارف کروایا ہے۔وہ انہیں خواتین مارکیٹ میں لیکر گئے جس کے چٹورکھنڈ میں قیام کے لئے AKRSP نے مدد کی تھی۔بظاہر چلاس کا گروپ یہ سب دیکھ کر کافی متاثر نظر آیا اور اس بات پر آمادگی ظاہر کی کہ وہ چلاس بازار میں کم سے کم دو ایسی دکانیں قائم کریں گے جنہیں خواتین چلائیں گی۔جواباً چلاس NGO نیٹ ورک نے LSON کو دیامر آنے کی دعوت دی، مگر اس شرط کے ساتھ کہ صرف مرد حضرات ہی اس دورہ میں آئیں گے۔غذر سے 12 LSOs کے نمائندوں نے چلاس کا دورہ کیا۔انہوں نے چلاس این جی او نیٹ ورک کے ممبران سے

ملاقات کرنے کے علاوہ وہاں کے مذہبی اور سیاسی رہنماء اور ناردرن ایریا ڈیولپمنٹ پراجیکٹ کے تحت بننے والی VOs سے بھی ملے۔انہوں نے چلاس جا کر جانا کہ چلاس این جی او نیٹ ورک نے چلاس کے علماء کرام کو وضاحت سے بتایا ہوا تھا کہ غذر کی خواتین نے بھی کیسی شاندار ترقی کی ہے۔اب دیامر این جی نیٹ ورک منصوبہ بنا رہا ہے کہ دیامر کے علماء کو غذر کے دورہ پر لیکر جائیں۔

LSON کے ممبران اس بات سے خاصے محظوظ ہوئے جب چلاس کے خطیب عبدالباری نے انہیں بتایا کہ ان سے ملنے کے بعد خطیب صاحب نے این جی او کے تصور کا بغور دوبارہ جائزہ لیا ہے اور یہ **" کہ خطیب صاحب کے مطابق اب مسجد بھی دراصل ایک این جی او ہے۔"**

RSPN-AKRSP کے تحت LSON کے کارہائے نمایاں:

دسمبر 2009 میں قیام کے بعد اور RSPN کی مدد سے LSON اور اس کے ممبر LSOs نے حتی المقدور کوشش کی ہے کہ LSOs کا دائرہ کار بڑھایا جائے۔ LSOs نے درج ذیل کارکردگی کا مظاہرہ کیا ہے۔

کوریج میں توسیع

- LSON میں LSO کی تعداد 8 سے 10 ہوگئی ہے (اور جلد ہی ایک اور خواتین LSO شامل ہو جائے گی)
- رجسٹرڈ ممبر LSOs کی تعداد 5 سے بڑھ کے 7 ہوگئی ہے۔
- WO/VO ممبران کی تعداد 276 سے بڑھ کر 336 ہوگئی ہے۔(60 ممبران کا اضافہ ہوا ہے)
- منظّم گھرانوں کی تعداد 7569 سے بڑھ کر 8624 ہوگئی ہے (1055 گھرانوں کا اضافہ ہوا ہے)
- ممبران کی تعداد 11968 سے بڑھ کر 13089 ہوگئی ہے (1121 ممبران کا اضافہ ہوا ہے جبکہ wo کی ممبر شپ 6711 سے بڑھ کر 7711 ہو گئی ہے جو کہ 10 LSOs کی WOs کی 59% ممبران کی نمائندگی کرتی ہے۔)
- LSON کی ممبر LSOs کی مجموعی بچت 4.3 ملین سے بڑھ کر 6.3 ملین روپے ہوگئی ہے۔(2 ملین روپے کا اضافہ ہوا ہے)

مالی وسائل کا انتظام اور جمع کروائی گئی پراجیکٹ پروپوزل:

مختلف LSOs نے مجموعی طور پر 11 منصوبہ جات کی پروپوزل AKRSP,DFID اور EU کو جمع کروائی ہیں۔ان میں سے 6 پروپوزل DFID کو دی گئیں۔بدقسمتی سے ان 6 میں سے تین مقررہ وقت کے بعد جمع کروائی گئیں۔باقی تین مقررہ مدت میں جمع کروادی گئیں تھیں۔DFID کو جن LSOs نے پروپوزل جمع کروائی ہیں ان میں LSO کرومبر، LSO شندور LSO گوپس رورل سپورٹ پروگرام شامل ہیں۔شندور LSO میں NRM اور مہارتوں میں بہتری سے متعلق 53300 پونڈز کی ایک پروپوزل DFID کے ڈیولپمنٹ انوویشن فنڈ ز کو جمع کروائی ہیں۔GRSP نے اسی فنڈ کو 58442 پونڈز کی ایک پروپوزل جمع کروائی ہے جو کہ این آر ایم اور کاروبار میں بہتری کے حوالے سے ہے۔GRSP نے EU کو بھی ایک پروپوزل جمع کروائی ہے جو کہ تکنیکی اور فنی تربیت کے حصول سے متعلق ہے۔یہ بات بڑی دلچسپ ہے کہ بڑے اداروں مثلاً IRM نے بھی اسی پروگرام میں درخواست دی ہے۔

WOs اور VOs کیساتھ Concept Clearance ورکشاپ:

LSON نے کچھ VOs اور WOs کے ساتھ میٹنگ کی تا کہ LSOs اور LSON کے تصور کو مزید واضح کیا جائے۔یہ مشق دراصل VOs اور WOs کو از سرِ نو فعال کرنے کا حصہ بھی ہے۔

وکالت:(Advocacy)

LSON نے دیامر سے غذر میں مداخلت کاروں کے مسئلے کے سدِ باب کے سلسلے میں حکومتی زعماء اور گلگت بلتستان قانون ساز اسمبلی کے نمائندوں سے ایک میٹنگ کی ہے۔

تاریخی اعتبار سے وادی غذر میں چوریوں اور عورتوں کے اغواء کا مسئلہ رہا ہے، اور یہ وہ لوگ کرتے ہیں جو گرمی کے موسم میں چلاس کی طرف سے دروں اور نالوں سے گزر کر آتے ہیں۔ LSON نے اس ضمن میں متاثرہ خاندانوں کے انٹرویوز پر مشتمل ایک پُر اثر دستاویزی فلم بھی تیار کی ہے جسے وہ وکالت کے لئے گلگت بلتستان قانون ساز اسمبلی کے ممبران کو دکھاتے ہیں۔ LSON کا مطالبہ تھا کہ ضلع کی حدود کے ساتھ پیراملٹری فوج کو تعینات کیا جائے۔ کیونکہ صرف پالیسی بنانے سے صورتِ حال بہتر نہیں ہو رہی تھی۔ گلگت بلتستان اسمبلی کے وہ ممبران جو اس علاقے سے ہیں انہوں نے وعدا کیا ہے کہ دیامر سے اسمبلی کے ممبران کے ساتھ اس مسئلے کو زیرِ بحث لائیں گے۔ LSON نے سابقہ ممبران اسمبلی سے شندور (LSON علاقے کا حصہ) میلہ کی رائلٹی کے لئے بھی بات کی ہے جو کہ چترال (پختونخواہ) کو دی جاتی ہے۔ یہ ایک حساس نوعیت کا مسئلہ ہے جس کے لئے وفاقی حکومت نے کچھ عرصہ پہلے ایک باؤنڈری کمیشن قائم کیا تھا۔ LSON جو اس قسم کے سیاسی مسائل میں حصہ لے رہی ہے وہ بڑا دلچسپ ہے۔

نوجوانوں کی انٹرنشپ کا پروگرام :

LSON نے چھ نوجوانوں کو بطور مددگار (انٹرن) تین LSOs میں کام پر لگانے میں مدد کی ہے۔ LSOs ان مددگاروں سے جو کام لے رہی ہیں ان میں سروے کرنا، اعداد وشمار اکٹھا کرنا اور AKAM صحت بیمہ پالیسی کی تشہیر شامل ہیں۔ LSON ان مددگاروں کو تین ماہ کے لئے مبلغ /2000 روپے فی کس ادا کرتی ہے۔ RSPN کی طرف سے اس مد میں دیے گئے /14000 روپے کی رقم میں سے مبلغ /6000 روپے خرچ ہو چکے ہیں۔

ترقیاتی مشاورت گاہیں (فورمز):

سماجی تصورات اور مسائل کی مناسبت سے منائے جانے والے دنوں کے منصوبے میں LSON نے گاہکوچ میں یوم خواتین کا اہتمام کیا۔ اس میں سوائے ایک کے جملہ LSOs نے شرکت کی۔ RSPN نے LSON کو ایسے چار پروگرام منعقد کرنے کے لئے فی پروگرام /25000 روپے کی امداد کی تھی۔ باقی پروگرام انفرادی LSOs منعقد کریں گی، مثلاً 14 اگست یومِ مزدور، ماؤں کا عالمی دن وغیرہ۔

مستقبل:

یونین کونسل پلان اور گلگت بلتستان قانون ساز اسمبلی تک رسائی:

LSON کے چیئر مین بلبل جان اور دیگر عہدیداران نے بتایا کہ کس طرح ایک ضلعی سطح کا نیٹ ورک حکومت تک رسائی اور اثر پذیری کے لئے موثر ثابت ہوسکتا ہے۔ گلگت بلتستان قانون ساز اسمبلی کے لئے اگلے مالی سال کے بجٹ کی منصوبہ سازی اور اس ضمن میں LSON کی تجاویز کے بارے میں بحث کی گئی۔ LSON نے آگاہ کیا کہ ان کے پاس LSO کی سطح پہ یونین کونسل کے ترقیاتی منصوبہ جات ہیں اور یہ منصوبہ جات گلگت بلتستان قانون ساز اسمبلی کو دکھا کر اگلے مالی سال کے بجٹ میں شامل کئے جاسکتے ہیں۔ تاہم اس سلسلے میں AKRSP کی طرف سے امداد کی ضرورت ہے تا کہ ضلع اور GB کی سطح پر ایک ایسا پلیٹ فارم بنایا جائے جہاں سے حکومت کے ساتھ بات چیت شروع کی جاسکے۔ LSON نے وضاحت کی کہ حکومت سابقہ دیہی کونسل کی معلومات کی روشنی میں بجٹ کا کام کر رہی ہے۔ جب پوچھا گیا کہ LSO عہدیداروں میں کتنے لوگ دیہی کونسل کے رکن ہیں تو میں یہ دیکھ کر حیران رہ گئی کہ ان میں کوئی ایک بھی دیہی کونسل کا ممبر نہیں تھا۔ دیہی کونسل انتہائی سیاسی عمل ہے اور LSO کے عہدیداروں اور LSON نے وضاحت کی کہ وہ غیر رسمی طور پر دیہی کونسل پر اثر انداز ہو سکتے ہیں مگر شائد وہ دیہی کونسل کا حصہ نہ بن سکیں۔ یہ شائد موجودہ صورتِ حال کی وجہ سے ہے۔ واضح طور پر VO/WO اور **LSO** کے عہدیدار مستقبل کے ممکنہ سیاسی رہنماء ہوسکتے ہیں۔ LSON کا چیئر مین خود ایک آزاد امیدوار کی حیثیت سے پچھلے الیکشن میں کھڑا ہوا۔ ان کا کہنا ہے کہ وہ دھاندلی کی وجہ سے جیت نہ سکے۔ گاہکوچ LSO کے نمائیندے نے بتایا کہ ان کی LSO میں کچھ سیاسی کارکنان کو شامل کیا ہے تا کہ حکومتی پالیسی پر اثر انداز ہو جاسکے۔ چتوڑکھنڈ LSO کے نمائیندے نے کہا کہ انہوں نے ضلعی اور یونین کونسل کے نمائیندوں کو دعوت دے کر پہلے ہی یونین کونسل پلان ان کے سامنے پیش کر دیا ہے۔

بے نظیر انکم سپورٹ پروگرام کے ساتھ ممکنہ روابط:

موقع پر موجود ممبران LSO نے کہا کہ انہوں نے اپنے اپنے گاؤں میں غربت سکور کارڈ مکمل کر لیا ہوا ہے اور یہ اعداد وشمار BISP کو مہیا کئے جاسکتے ہیں۔ اس پر انہیں آگاہ کیا گیا کہ BISP کا طریقہ کار تبدیل ہو چکا ہے اور اب BISP سے ممکنہ مستفید ہونے والے افراد کے لئے حکومت، RSPN اور AKRSP کے ذریعے غربت سکور کارڈ شماری کرائی جائے گی۔

LSO سے ان کے معاشی استحکام اور ممبران کے حصہ کی بابت بات کرتے ہوئے مجھے اس ضمن میں RSPN کو RSP کی طرف سے ملنے والے حصے کی یاد آ گئی جس کے نہ صرف امکانات کم ہیں بلکہ اسے حاصل کرنا مشکل ہے۔ہم اس یکساں صورتِ حال سے محظوظ ہوئے۔ LSON کو فعال رہنے کے لئے ہر ماہ کم وبیش ./36000 روپے کی ضرورت ہوتی ہے۔ممبر شپ فیس کے بارے میں بھی بات ہوئی مگر اس ضمن میں LSON کے ممبران کو LSO کے ساتھ مل کر حکمتِ عملی وضع کرنی پڑے گی اور کچھ ایسے امور کی نشاندہی کرنی پڑے گی جو LSON اپنی ممبر LSOs کے لئے سرانجام دے اور اس طرح اسے کچھ ممبر شپ فیس وصول ہو سکے۔

AKRSP گلگت کے ریجنل منیجر مظفر الدین نے ہمیں آگاہ کیا کہ غذر LSOs کو SRSP اور PPAF کے تحت سوشل موبلائزیشن پراجیکٹ کی VOs نے بھی وزٹ کیا۔کوہستان کے وہ لوگ جنہوں نے غذر کا دورہ کیا ان کی کہانی بڑی پُر لطف تھی، جن کا خیال تھا کہ ہز ہائینس آغا خان نے لوگوں کو بوریاں بھر بھر کے پیسے دیے ہوں گے۔وہ یہ دیکھ کر حیران رہ گئے کہ علاقے کے لوگوں نے جو کچھ کیا تھا وہ اپنی مدد آپ کے مرہونِ منت تھا۔وہ اس بات سے بھی متاثر ہوئے کہ غذر کی خواتین سنجیدہ مزاج اور ہوشیار تھیں۔جس LSO کا دورہ کیا جاتا ہے, AKRSP اسے فی دورہ کے /10000 روپے ادا کرتا ہے۔اس دورہ کے لئے SRSP نے ادائیگی کی۔

خلاصہ:

ایک خاص مرحلے پر ہمیں جن چیزوں کی توقع رکھنی چاہیے ان میں ٹیک آف کرنا، چھوٹی نوعیت کے فیصلہ کُن موڑ، لوگوں کی صلاحیتوں کو آگے بڑھانا، اکٹھے ہونا، کم از کم درکار اجتماعی عوامی رائے کا حصول اور تبدیلی شامل ہیں۔ہم میں سے زیادہ تر لوگ اپنے روزمرہ کے منصوبوں، انتظامی اور دوسری ایسی چیزوں میں مصروف ہوتے ہیں جو درحقیقت حاصل نہیں ہوتے۔ہمیں اپنے دماغ میں ایک وسیع تصور رکھنا چاہیے۔غذر کی ضلعی سطح پر LSO نیٹ ورک کا میرا حالیہ دورہ ایسے ہی تھا جیسے اچانک آپ کو ایک تصویر کے تمام حصے مل جائیں جو آگے ایک بڑے راستے کی نشاندہی کریں۔